



۵۔ بلبل کا ذوقِ آزادی مولوی غلام بھیک نیرنگ

پہلی بات : پرانے زمانے میں راجاؤں اور نوابوں کے علاوہ عام لوگ بھی جانوروں کا شکار کیا کرتے تھے۔ مچھلیوں کے شکار کی طرح جنگلی جانوروں کے شکار کا شوق عام تھا۔ اسی کے ساتھ جنگلوں کی کٹائی بھی تیزی سے ہوتی رہی جس سے جانوروں کی تعداد گھٹتی گئی۔ اس صورتحال کے پیش نظر حکومت نے جانوروں کے شکار پر پابندی عائد کر دی اور جانوروں پر کیے جانے والے ظلم اور زیادتیوں کو روکنے کی کوشش کی جانے لگی۔ پرندوں کو قید میں رکھنا گویا انھیں فطری آزادی سے محروم کرنا ہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے اسی احساس کو جگانے کی کوشش کی ہے۔

جان پہچان : مولوی غلام بھیک نیرنگ ۲۶ ستمبر ۱۸۷۷ء کو پنجاب میں پیدا ہوئے۔ بیسویں صدی کے اوائل کے شعرا میں انھیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ انھوں نے حالی کی نیچرل شاعری کی تحریک کو آگے بڑھانے میں ایک فعال کردار ادا کیا۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر نظمیں لکھیں جو اُس زمانے کے مشہور رسائل ’مخزن‘، ’زمانہ‘ وغیرہ میں شائع ہو کر مقبول عام ہوئیں۔ ’کلامِ نیرنگ‘ ان کا شعری مجموعہ ہے۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ان کا انتقال ہوا۔

تو از راہِ عنایت ایک دن صیاد یوں بولا
یہ راحت ہے سراسر جس کو تو نے قید ہے سمجھا
وہ آخر کیا تھا؟ بس اک ڈھیر تھانکوں کا بے ڈھنگا
تناسب کا نمونہ ، خوب صورت ، خوش نما ، ستھرا
نہیں ، افسوس ! تجھ پر کچھ اثر عہدِ ترقی کا
وہ تیرا آشیانہ آفتوں کا اک نشانہ تھا
کوئی طائر شکاری تجھ کو چپکے سے جھپٹ لیتا
نہ اندر سے کوئی ڈر ہے نہ باہر سے کوئی کھٹکا
مزے سے چھپھا اور حمد خالق کے ترانے گا
اری ناداں ! تجھے ممنون ہونا چاہیے میرا“
تری راحت میں کیا شک ہے ، تری شفقت کا کیا کہنا
چمن کی یاد دل سے جا نہیں سکتی کبھی اصلا
کسی کو کیا خبر ہے ، دوسرے پر کیا قلق گزرا

قفس میں بلبلِ نالاں کی جب بے تابیاں دیکھیں
”یہ بے تابی تری ، اے مشت پر ، ہے سخت نادانی
وہ تیرا آشیانہ جس کو تو دن رات روتی ہے
قفس کو دیکھ ، کاری گرنے کیا اچھا بنایا ہے
عبث اُس وحشیانہ زندگی کو یاد کرتی ہے
کبھی صرصر کے حملے تھے ، کبھی تھے برق کے دھاوے
محافظ کون تیری جان کا تھا صحنِ گلشن میں
قفس کیا ہے ، حصارِ عافیت ہے تو اگر سمجھے
ہوا اور روشنی اور دانہ پانی ، سب میسر ہے
یہ فریاد و فغان و آہ ، ناشکروں کی باتیں ہیں
کہا بلبل نے ، ”اے صیادِ مشفق ! سچ کہا تو نے
مگر حبِ وطن اور ذوقِ آزادی عجب شے ہے
پرائے دل کا دکھ اے مہرباں ، ایسا ہی ہوتا ہے

حقیقت میری بے تابی کی تجھ پر تب عیاں ہوتی
کہ میں صیاد ہوتی ، تو گرفتارِ قفس ہوتا“

بلبل کو قفس میں صیاد نے بے چینی کی حالت میں دیکھا تو اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا کہ تجھے رہ رہ کر اپنا وہ آشیانہ یاد آتا ہے جو صرف چند نکلوں کا ڈھیر تھا۔ وہ غیر محفوظ تھا کہ کوئی بھی شکاری تجھ پر حملہ کر سکتا تھا۔ اس کے مقابلے میں یہ قفس صاف ستھرا اور عمدہ کاریگری کا نمونہ ہے۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں۔ دانہ پانی، ہوا، روشنی سب موجود ہے۔ تجھے اپنے آشیانے پر افسوس کرنے کی بجائے میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ یہ سن کر بلبل نے کہا کہ اے صیاد! تیری مہربانیاں اور قفس کی راحتیں قابلِ تعریف ہیں مگر وطن کی محبت اور ذوقِ آزادی عجیب چیز ہے۔ چمن کی یاد کسی طرح بھی دل سے نہیں نکل سکتی۔ تم میرے دکھ کو اسی وقت سمجھ سکتے ہو جب تم قفس میں گرفتار ہو اور تمھاری جگہ میں صیاد رہوں۔

معانی و اشارات

Whirlwind	- طوفانی ہوا	صرصر	Cage	- پنجرہ	قفس
Attack	- حملہ	دھاوا	Weary	- بیزار	نالاں
Safety	- خیریت، بھلائی	عافیت	Kindness	- مہربانی	عنایت
Grateful	- احسان مند	ممنون	Hunter	- شکاری	صیاد
Kind	- مہربان	مشفق	Fistful of feathers	- تھوڑے سے پر	مشت پر
Fondness of freedom	- آزادی کی لک	ذوقِ آزادی	Obvious	- بالکل	سراسر
Ever	- کبھی	اصلا	Useless	- بے کار	عبث

مشقی سرگرمیاں

نظم کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

قفس کی تعریف میں کہے گئے الفاظ

- ❖ صیاد کی نصیحت اور بلبل کے جواب کی وضاحت کیجیے۔
- ❖ اپنی پسند کا شعر نقل کر کے پسندیدگی کی وجہ بیان کیجیے۔
- ❖ نظم سے زیر اضافت والی ترکیبیں نقل کر کے حروف اضافت کے ساتھ دوبارہ تحریر کیجیے۔
- ❖ 'آزادی کی اہمیت' پر دس سطریں تحریر کیجیے۔
- ❖ 'بے زبان پرندوں کو قید نہیں کرنا چاہیے' اظہارِ خیال کیجیے۔
- ❖ بلبل کا انگریزی نام لکھیے۔

منصوبہ/سرگرمی

اقبال کی نظم 'پرندے کی فریاد' حاصل کر کے جماعت میں پڑھیے۔

- ❖ نظم میں پرندے کے لیے استعمال کیے گئے دیگر ناموں کو تحریر کیجیے۔
- ❖ آشیانے کے متعلق صیاد کی رائے لکھیے۔
- ❖ بلبل کو چمن میں درپیش خطروں کو بیان کیجیے۔
- ❖ رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

پیدائش

مجموعہ کلام

وفات

غلام بھیک نیرنگ

- ❖ بلبل کی جس حرکت پر صیاد کو افسوس ہے، تحریر کیجیے۔
- ❖ قفس اور چمن کے بارے میں صیاد اور بلبل کے خیالات کے فرق کو واضح کیجیے۔